الف لام لگائیں گے تو لام کی آواز ظاہر کی جائے گی۔

یہ اصول صرف عربی زبان کے الفاظ کے ساتھ مختص ہے۔ مگر چوں کہ اردو میں ایسے اَن گنت عربی الفاظ آتے ہیں لہذا اس کی تصریح ضروری ہے۔ مثلاً: ہارون الرشید، جبل الطارق اور ذوالنُّورین میں ر، ط اور ن سے پہلے الف لام لکھا تو ضرور جائے گا مگر پڑھا نہیں جائے گا۔ چنانچہ بشمول ان تین حروف کے حروفِ شمسی درج ذیل ہیں:

ت، ث، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ل، ن = تعداد (۱۴)

حروف قمری: عبدالجلیل، نورالعین اور بیت المال میں ج، ع اور م سے پہلے الف لام لکھا جائے گا اور پڑھا بھی جائے گا۔ اس طرح بشمول ان تین حروف کے حروف قمری مندرجہ ذیل ہیں:

ا، ب، ج، ح، خ، ع، غ، ف، ق، ک، م، و، ہ، ی = تعداد (۱۴)

اسم کی معنی کے لحاظ سے قسمیں

(۱) اسمِ معرفہ (۲) اسمِ نکرہ

اسم معرفہ

وہ اسم ہے جو کسی خاص چیز، شخص یا جگہ کے خاص نام کو ظاہر کرے۔ جیسے: کوہِ ہمالیہ، بانگِ درا، لاہور، محمود،
اسمِ معرفہ کو ''اسمِ خاص'' بھی کہتے ہیں۔

اسم معرفہ کی قسمیں

(۱) اسمِ عَلَم (۲) اسمِ ضمیر (۳) اسمِ اشارہ (۴) اسمِ موصول

اسمِ علَم

وہ اسم ہے جو کسی شخص کے خاص نام کو ظاہر کرے جیسے: شاعرِ مشرق، غالبؔ، مٹھو، ابنِ قاسم، شمس العلما

اسمِ عَلَم کی قسمیں: (i) خطاب (ii) لقب (iii) تخلّص (iv) کُنیت (v) عُرف

- خطاب: وہ اعزازی نام ہے جو کسی زمانے میں کسی شخص کو اس کی علمی و ادبی و قومی خدمات یا کارہائے نمایاں کے اعتراف کے طور پر حکومت کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ جیسے شمس العلما، خان بہادر، سر، رستمِ زماں وغیرہ۔ فی زمانہ پاکستان میں خطاب کے بجائے اعزاز دیا جاتا ہے۔ پاکستان کے سول اور ملٹری اعزازات مندرجہ ذیل ہیں:

  ستارۂ امتیاز، تمغۂ حسنِ کارکردگی، تمغائے بسالت، تمغائے پاکستان، اعزازِ فضیلت، نشانِ حیدر، ہلالِ جرأت، ستارۂ جرأت، ستارۂ امتیاز وغیرہ۔

- تخلّص: وہ مختصر سا نام ہے جو شاعر یا ادیب اپنے کلام میں اصل نام کے بجائے استعمال کرتے ہیں۔ جیسے: ذوق، غالب، حالی، حسرت، اقبال، فیض وغیرہ۔

● لقب: وہ وصفی نام ہے جو کسی خاص خوبی یا خاص وصف کی وجہ سے قوم کی طرف سے دیا جائے اور مشہور ہو جائے جیسے:

نہ سلیقہ مجھ میں کلیمؑ کا ، نہ قرینہ تجھ میں خلیلؑ کا
میں ہلاکِ جادوئے سامری، تُو قتیلِ شیوۂ آزری

اس شعر میں کلیم حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اور خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب ہے۔ اسی طرح امین، صادق، علّامہ، قائدِ اعظم، مادرِ ملّت، شہیدِ ملّت، شاعر، مزدور، بابائے اردو وغیرہ بھی القابات ہیں۔

● عرف: وہ نام ہے جو محبت یا حقارت یا پھر بلا وجہ مشہور ہو جائے، جیسے کلّو، کلیان، اچھّا، فخرو، گاما، بلاّ، گوگا، شرفو وغیرہ۔

● کنیت: وہ نام ہے جو باپ، ماں، بیٹے، بیٹی یا کسی اور تعلق کی وجہ سے پکارا جائے۔ عرب ممالک میں اس کا بہت چلن ہے۔ جیسے:

ابنِ مریم ہوا کرے کوئی
میرے دکھ کی دوا کرے کوئی

اس شعر میں ابنِ مریم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کنیت ہے اسی طرح ابوالقاسم، ابنِ خطاب، ابوتُراب، ابوالکلام، فاطمہ بنت عبداللہ، خالد بن ولید، محمد بن قاسم بھی کنیت ہیں۔ اردو میں اس کے بجائے منّے کے ابّا، زین کی امّی وغیر بولتے ہیں۔ بعض اوقات کنیت کسی معنوی رشتے کی بنا پر بھی کسی شخص کے لیے مخصوص ہو جاتی ہے۔ جیسے: ابوتُراب، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابوالاثر حفیظ جالندھری، ابوالکلام آزاد وغیرہ۔

اسمِ ضمیر

وہ اسم ہے جو کسی دوسرے اسم کی جگہ استعمال کیا جائے کیوں کہ تحریر و تقریر میں ایک نام کا بار بار لانا معیوب سمجھا جاتا ہے مثلاً وہ، تُو، تم وغیرہ، جیسے: ندیم آیا اس نے سبق پڑھا یا اور وہ چلا گیا۔ اس میں ''اس'' اور ''وہ'' دونوں ضمیریں ہیں جو ندیم کی جگہ استعمال ہوئی ہیں۔ ضمیر جس کی جگہ استعمال ہوتی ہے اسے ''مرجع'' کہتے ہیں۔

اسم ضمیر کی قسمیں: (۱) ضمیر فاعلی (۲) ضمیر مفعولی (۳) ضمیر اضافی

ضمیر فاعلی: وہ ضمیر ہے جو کسی فعل کا فاعل رہی ہو۔ وہ یہ ہیں:

غائب		حاضر		متکلّم	
واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلّم	جمع متکلّم
وہ۔اس	انھوں	تو	تم	میں	ہم

ضمیر مفعولی: وہ ضمیر جو مفعول کی جگہ استعمال ہوتی ہے۔ وہ یہ ہیں:

غائب		حاضر		متکلّم	
واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلّم	جمع متکلّم
اسے	انھیں	تجھے	تمھیں	مجھے	ہمیں